دہلیز ۱۱

GILLETTEINTERNATIONAL

میں ان دہلیزوں کے اختتام تک اسی طرح پہنچا ہوں جس طرح اپنی زندگی میں بہت سی جگہوں تک پہنچا ہوں۔

کسی مکمل نقشے کے پیچھے چل کر نہیں۔

ایک دھاگے کے پیچھے چل کر۔

کبھی نظر آنے والا۔

کبھی نظر نہ آنے والا۔

کبھی اتنا مضبوط کہ میری رہنمائی کر سکے۔

کبھی یاد کی طرح باریک۔

جب میں نے یہ راستہ شروع کیا تو میں کوئی داستان نہیں بنا رہا تھا۔

میں کوئی نظام نہیں بنا رہا تھا۔

میں کوئی نشان چھوڑنے کی کوشش نہیں کر رہا تھا۔

میں صرف سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

یہ سمجھنے کی کہ کچھ لوگ ہمارے اندر جیتے کیوں رہتے ہیں۔

یہ سمجھنے کی کہ کچھ تجربے ہمیں چھوڑتے کیوں نہیں۔

یہ سمجھنے کی کہ کچھ زخم سبق کیوں بن جاتے ہیں۔

یہ سمجھنے کی کہ وقت بہت کچھ بہا لے جاتا ہے مگر سب کچھ نہیں۔

تم نے جو ہر دہلیز عبور کی ہے، وہ اس تلاش کا ایک حصہ بیان کرتی ہے۔

کوئی نظریہ نہیں۔

کوئی فلسفہ نہیں۔

ایک تلاش۔

کیونکہ زندگی نے مجھے کبھی حتمی سچائیاں نہیں دیں۔

اس نے مجھے ملاقاتیں دیں۔

لوگ۔

ذمہ داریاں۔

نقصانات۔

سفر۔

بیماریاں۔

نئے جنم۔

اور ان میں سے ہر ایک سے میں نے کوئی معنی نکالنے کی کوشش کی۔

میں ہمیشہ کامیاب نہیں ہوا۔

مگر میں کوشش کرتا رہا۔

سال گزرنے کے ساتھ میں سمجھا کہ GILLETTEINTERNATIONAL کسی برانڈ سے جنم نہیں لیتا۔

وہ کسی کمپنی سے جنم نہیں لیتا۔

وہ کسی خاندان سے بھی جنم نہیں لیتا۔

وہ ایک سوال سے جنم لیتا ہے۔

ایک زندگی ادوار، ملکوں، ثقافتوں اور لوگوں کو اپنی شناخت کھوئے بغیر کیسے عبور کر سکتی ہے؟

مجھے جواب نتائج میں نہیں ملا۔

مجھے وہ رشتوں میں ملا۔

کیونکہ ہر انسان ایک مکالمے کی پیداوار ہے۔

کوئی خود کو اکیلے نہیں بناتا۔

کوئی اکیلے نہیں بڑھتا۔

کوئی اکیلے نہیں بچتا۔

ہر راستے کے پیچھے ایک اَن دیکھا ہجوم ہوتا ہے۔

اور یہاں پہنچ کر میں بالآخر اسے تسلیم کرنا چاہتا ہوں۔

میں ان سب لوگوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے میرے سفر پر کوئی نشان چھوڑا۔

جو ٹھہر گئے۔

اور جو صرف تھوڑی دور ساتھ چل کر گزر گئے۔

جنہوں نے مجھے سکھایا۔

اور جنہوں نے مجھے آزمایا۔

جنہوں نے مجھ سے محبت کی۔

اور جنہوں نے میری مخالفت کی۔

جنہوں نے مجھے مواقع دیے۔

اور جنہوں نے مجھے خود مواقع بنانا سکھایا۔

میں اپنے دادا کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

اپنے والد کا۔

اپنی والدہ کا۔

اُس کے لیے جو انہوں نے بغیر سمجھائے مجھ تک پہنچایا۔

میں اپنے خاندان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

اس لیے کہ انہوں نے میرے ساتھ صرف آسان دن نہیں بلکہ سب سے بڑھ کر مشکل دن بھی بانٹے۔

میں اُن عورتوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو میری زندگی سے گزریں۔

کئی بار انہوں نے مجھ سے پہلے دیکھ لیا کہ کیا ہو رہا ہے۔

کئی بار انہوں نے مجھے وہ سچ لوٹایا جو اکیلے میں کبھی نہ دیکھ پاتا۔

میں راستے میں ملے ساتھیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

منتظمین کا۔

ملازمین کا۔

مزدوروں کا۔

معاونین کا۔

گاہکوں کا۔

دوستوں کا۔

اجنبیوں کا۔

کیونکہ ان سب نے، مختلف طریقوں سے، مجھے کچھ نہ کچھ سکھایا۔

میں اُن ملکوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے مجھے قبول کیا۔

اُن شہروں کا جنہوں نے مجھے ٹھہرایا۔

اُن ثقافتوں کا جنہوں نے مجھے مختلف زاویے دکھائے۔

انہوں نے مجھے یاد دلایا کہ دنیا ہمارے یقینوں سے کہیں زیادہ وسیع ہے۔

میں اُن لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے میرے ساتھ دکھ اٹھایا۔

کیونکہ بانٹا ہوا درد وہ سبق دیتا ہے جو کامیابی نہیں جانتی۔

میں اُن کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جو چلے گئے۔

اُن کی غیر موجودگی نے بھی اُس آدمی کو بنانے میں اتنا ہی حصہ ڈالا جتنا موجودگیوں نے۔

میں آزمائشوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

گرنے کا۔

بیماریوں کا۔

ناکامیوں کا۔

خوف کا۔

مشکل راتوں کا۔

بے جواب سوالوں کا۔

کیونکہ جب بھی کچھ ٹوٹا، کچھ زیادہ سچا ابھر آیا۔

آج میں یہ نہیں مانتا کہ زندگی کو اس سے ناپا جاتا ہے جو وہ فتح کرتی ہے۔

میں مانتا ہوں کہ اسے اس سے ناپا جاتا ہے جو وہ آگے پہنچاتی ہے۔

اس سے جو وہ دوسروں میں چھوڑ جاتی ہے۔

اس سے جو وہ ممکن بناتی ہے۔

اس سے جو تب بھی جیتا رہتا ہے جب اس کا لکھنے والا منظر کے مرکز میں نہیں رہتا۔

اگر میں وہ بنا ہوں جو میں ہوں، تو یہ کسی ایک فیصلے کا کارنامہ نہیں۔

یہ کسی ایک خوبی کا کارنامہ نہیں۔

یہ کسی ایک شخص کا کارنامہ نہیں۔

یہ ہزاروں حصوں کا نتیجہ ہے۔

ملاقاتوں کا۔

اشاروں کا۔

لفظوں کا۔

مثالوں کا۔

موجودگیوں کا۔

اس کام پر میرا نام ہے۔

مگر یہ صرف میرا نہیں۔

یہ اُن سب کا بھی ہے جنہوں نے، جانتے یا انجانے، راستے میں کوئی نقش چھوڑا۔

شاید GILLETTEINTERNATIONAL کا آخری مطلب یہی ہے۔

کوئی ذاتی قصہ نہیں۔

کوئی جشن نہیں۔

کوئی اختتام نہیں۔

بلکہ ایک اعتراف۔

یہ اعتراف کہ ہر انسان ایک اجتماعی تعمیر ہے۔

رشتوں کا مجموعہ۔

اثرات کا جغرافیہ۔

حرکت میں ایک یادداشت۔

اور اگر ان صفحوں میں تمہیں کچھ ایسا ملا ہے جو تمہارا ہے، تو یہ کہانی اب صرف میری نہیں رہی۔

یہ کچھ تمہاری بھی ہو گئی ہے۔

اسی لیے میں الوداع کے ساتھ ختم نہیں کرتا۔

میں شکرگزاری کے ساتھ ختم کرتا ہوں۔

اُن سب کے لیے جنہوں نے مجھے وہ بننے میں مدد دی جو میں ہوں۔

اُن سب کے لیے جو میرے ساتھ ساتھ چلے۔

اور اُن سب کے لیے جو یہ سفر جاری رکھیں گے۔